رسول پاک ﷺ کا جانوروں سے رحم وکرم کا معاملہ

سید منظور احمد قاسمی

اللہ رب العزت نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس دنیا میں اپنے آخری رسول کی حیثیت سے بھیجا۔ آپ کو رحمت اللعالمین کی حیثیت عطا فرمائی۔ آپؐ نے پچھلے رسولوں اور نبیوں کے جیسے وحدانیت کی تعلیم دی۔ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ کہ حضور ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں اور قیامت تک اور کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ کی پوری زندگی انسانیت کی بھلائی کے لیے وقف تھی۔ آپؐ کی بھلائی صرف انسانوں کے لیے ہی محدود نہیں تھی بلکہ جانوروں اور درختوں کے لیے بھی عام تھی۔ آپؐ نے اپنی زندگی کا مقصد سماج اور معاشرے سے ظلم وستم، نفرت، دشمنی بداخلاقی، قتل ناحق جیسی برائیوں کو ختم کرنا تھا۔ آپس کی جنگ وجدل کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ آپؐ نے سماج کے ہر طبقے کو جوڑنے کی کوشش کی اور ہر حال میں اتفاق واتحاد کی تعلیم دی۔ حضور پاکؐ نے یاد دلایا کہ تمام انسان ایک آدمؑ کی اولاد ہیں۔ ان میں اختلافات اور لڑائی جھگڑے انتہائی بدقسمتی کی علامتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا مرتبہ عطا کیا۔ حضورؐ اعلیٰ اخلاق، رحم وکرم اور عدل وانصاف کے مجسمہ تھے۔

حضور پاکؐ کی عمر مبارک اٹھارہ سال کی تھی کہ کچھ نوجوانوں نے آپس میں مل کر ایک تنظیم بنائی جس کے مقاصد میں چند اہم باتیں شامل تھیں۔ وہ یہ کہ ہر حال میں بدامنی کو پھیلنے سے روکیں گے، غریبوں اور مفلسوں کی مدد کریں گے، مسافروں کی اور ان کی تجارت کے مال واسباب کی حفاظت کریں گے، روزانہ کی سماجی زندگی میں ایک دوسرے کی اخلاقی اور مالی مدد کرنے میں پیچھے نہیں رہیں گے۔ ایک اہم مقصد اس تنظیم کا یہ تھا کہ مکّہ میں کسی پر ظلم ہرگز نہیں ہونے دیں گے، ہمیشہ مظلموں کا ساتھ دیں گے۔ ظلم کرنے والے اپنے ہوں یا غیر، ہر حال میں ہم مظلموم کا حق دلا کر ہی دم لیں گے اور ان لوگوں نے یہ بھی ارادہ کیا کہ جب تک حرا اور احد پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہیں گے وہ حضرات اپنے فیصلے پر قائم رہیں گے۔

جاہلیت کے زمانے میں مکہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں جتنے قبیلے رہتے تھے ان میں آپسی تعلقات بہت خراب تھے۔ جانوروں کے ساتھ بہت ہی بے رحمانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ زندہ جانوروں کے جسم سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر کھایا کرتے تھے اور اس جانور کے جسم کے زخم کی مرہم پٹی بھی نہیں کرتے تھے۔ اونٹ کے کوہان کو کاٹ کر کھالینا عام بات تھی۔ جانوروں کو باندھ کر تیروں اور برچھوں سے نشانہ بنایا جاتا تھا، زندہ دنبوں کی چکتی کاٹ کر لوگوں کو کھانے کی دعوت دی جاتی تھی۔

بڑی عجیب وغریب قسم کے رسم ورواج کا زمانہ تھا۔اگر کوئی شخص مرجاتا تو اس کا سب سے پسندیدہ جانور اس کی قبر کے پاس باندھ دیا جاتا تھا۔اور کھانے پینے کو کچھ دیا نہیں جاتا تھا۔ یہاں تک کہ بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر وہ جانور وہیں مرجاتا تھا۔حضور پاکؐ نے تاکید کی کہ جانور پالتو ہیں۔ان کے کھانے پینے کا خوب خیال رکھو اور ان پر کسی قسم کی ظلم وزیادتی مت کرو۔ورنہ اللہ پاک ناراض ہوجائیں گے اور تمہارے ساتھ بھی رحم وکرم کا برتاؤ نہیں کیا جایے گا۔

ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضور پاکؐ کا ایک گدھے کے پاس سے گزر ہوا اور دیکھا کہ گرم لوہے سے اس کا چہرہ داغا گیا ہے اور نتھنے سے خون بہہ رہا ہے۔جس سے آپ کو بہت دکھ ہوا۔ فرمایا کہ جس نے اس مجبور و بے زبان جانور کے چہرے کو داغا، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔پھر آپؐ نے لوگوں کو جانوروں کے چہرے اور جسم کو داغنے سے منع فرمایا۔

ایک مرتبہ حضورؐ کے ایک صحابی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہویے تو آپؐ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں پرندے کے بچے ہیں اور چوں چوں کررہے ہیں۔آپؐ نے فرمایا یہ کہاں سے مل گیے؟ صحابیؓ نے عرض کیا کہ جھاڑیوں کے پاس سے گزر رہا تھا تو ان کی آواز سنی۔گھونسلے کے پاس جاکر ان کو نکال لایا۔ان کی ماں نے دیکھا تو میرے سر کے اوپر چکر کاٹنے لگی۔آپؐ نے فرمایا، ”تم نے ان بچوں کو پکڑ کر ان کی ماں کو تکلیف پہنچائی، فوراً جاؤ اور ان بچوں کو وہیں ان کے گھونسلے میں رکھ دو، جہاں سے لایے ہو۔“

ایک مرتبہ حضور پاکؐ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اور دیکھا کہ اس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے اندر کو چپکا ہوا ہے۔ آپؐ نے اس کے مالک کو بلا کر فرمایا، ''لوگو! ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ رب العزت سے ڈرتے رہو، ان کو بھوکا پیاسا نہ رکھو اور ہمیشہ انہیں اچھی حالت میں رکھنے کی کوشش کرو۔''

ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے اپنے جان نثار صحابیوں کو اک کہانی سنائی کہ ایک مسافر کو ویران اور سنسان راستے میں شدت کی پیاس لگی۔ تھوڑے فاصلے پر اسے ایک کنواں دکھائی دیا۔ اس نے اس کنویں میں اتر کر پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی۔ باہر نکلا تو اسے ایک کتا نظر آیا جو پیاس سے بہت بے قرار تھا۔ وہ شخص پھر کنویں میں اترا۔ اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی یہ نیکی اس قدر پسند آئی کہ اس شخص کو بخش دیا۔

حضور پاکؐ جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرماتے تھے، اس لیے کہ اس سے جانور زخمی ہو جاتے ہیں اور انہیں تکلیف ہوتی ہے۔

اللہ کے رسولؐ نے اپنے صحابہ کرام کو پرانے زمانے کا ایک قصہ سنایا کہ ایک عورت نے ایک بلّی باندھ رکھی تھی۔ اس کو نہ کچھ کھانے پینے کے لیے دیتی تھی اور نہ آزاد کرتی تھی کہ وہ ادھر ادھر سے کچھ شکار کر کے اپنا پیٹ بھر لے، یہاں تک کہ وہ بلّی مر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو بلّی پر اس ظلم کے بدلے دوزخ میں بھیج دیا۔

ایک مرتبہ رسول پاکؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گیے۔ وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا، آپ نے بڑی شفقت و محبت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک کو بلا کر فرمایا، ''اس جانور کے بارے میں تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟'' وہ شرمندہ ہو گیے اور اونٹ کو اچھی حالت میں رکھنے کا وعدہ کیا۔

رسول پاکؐ کے ایک صحابی نے آپؐ سے عرض کیا، ''یا رسول اللہؐ میں نے اپنے اونٹوں کے لیے پانی کے حوض بنوائے ہیں۔ کبھی کبھی دوسروں کے اونٹ بھی وہاں آجاتے ہیں اور پانی پی لیتے ہیں۔ کیا انہیں پانی پلانے سے مجھے ثواب ملے گا؟'' آپؐ نے فرمایا ''ہاں! ہر پیاسے اور جاندار سے اچھا سلوک کرنے کا ثواب ملتا ہے۔''

حضور اقدسؐ کی پوری زندگی ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ ہم سب عہد کریں کہ اپنی زندگی میں اسی طرح رحم و کرم کا معاملہ ہر جاندار کے ساتھ کریں گے۔

پڑھیے اور سمجھیے:

وقف	ٹھہراؤ	جنگ وجدل	لڑائی
اتفاق واتحاد	میل جول،میل ملاپ	مجسمہ	بُت
لعنت	پھٹکار،دھتکار	بےقرار	بےچین
عہد	قول وقرار،وقت،زمانہ		
صحابی	رسول اللہؐ کے ساتھی یا وہ مسلمان جنہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا ہو۔		

سوچیے اور بتائیے:

۱۔ ہمارے آخری نبی اور رسول کون تھے؟
۲۔ کیا آپؐ کی بھلائی صرف انسانوں تک محدود تھی؟
۳۔ چند نوجوانوں نے آپس میں مل کر کس لیے ایک تنظیم بنائی تھی؟
۴۔ اس تنظیم کا اہم مقصد کیا تھا؟
۵۔ جاہلیت کے زمانے کا حال لکھیے۔
۶۔ حضور پاکؐ جب ایک گدھے کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے کیا دیکھا؟
۷۔ حضور پاکؐ نے اپنے صحابیوں کو بلی کی کیا کہانی سنائی؟
۸۔ جملے بنائیے: جنگ۔حفاظت۔رحم۔باغ

عملی کام:

جس لفظ میں ''ذ''،''ص''،''ض''،''ع'' اور ''ق'' کا استعمال ہوتا ہے وہ لفظ عربی کا ہوتا ہے۔اس مضمون کو پڑھ کر کون کون سے الفاظ عربی کے ہیں ان کی ایک فہرست بنائیے۔